## "قطب مشتری کا اجمالی جائزه"

نصاب میں شامل مثنوی قطب مشتری

اردو کی قدیم ترین مثنویوں میں ہوتا ہے ۔ جس کے مصنف ملا وجہی ہیں یہ گولکنڈہ میں لکھی گئ پہلی طبع زاد مثنوی ہے ۔ یہ مثنوی 1609ء میں اس وقت لکھی گئی جب ملا وجہی محمد قلی قطب شاہ کے ملک الشعراء تھے۔ ملا وجہی کا شمار قطب شاہی عہد کے بڑے شاعروں اور نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کی پیدائش ابراہیم قطب شاہ کے عہد حکومت میں گولکنڈہ میں ہوئی۔ ملاوجھی کو شاعری اور نثر نگاری دونوں پر قدرت حاصل قطب شاہ کے عہد حکومت میں مشہور داستان تصنیف کی جسے اردو کے نثری ادب کی پہلی تصنیف اور پہلی تھی۔نثر میں "سب رس" جیسی مشہور داستان تصنیف کی جسے تمثیلی داستان ہونے کا شرف حاصل ہے۔

قطب مشتری" ملاوجہی نے قلی قطب شاہ کی فرمائش پر لکھی۔ اس میں قلی قطب شاہ اور مشتری کے عشق "

کی داستان بیان ہوئی ہے اس لیے اس کا نام "قطب مشتری" رکھا گیا۔ ار دو ادب کے تاریخ نویسوں کی رائے
میں یہ وہی حسینہ ہے جو 'بھاگمتی' کے نام سے مشہور ہے۔ بھاگمتی حسین ہونے کے ساتھ ساتھ رقص و
موسیقی میں بھی کمال رکھتی تھی۔ قلی قطب شاہ زمانۂ شہز ادگی میں ہی اس پر فریفتہ ہو گیا تھا اور چھپ چھپ

کر اس سے ملاقاتیں کرتا تھا۔ بادشاہ نے پہلے تو اسے باز رکھنے کی کوشش کی مگر ایک بار جب اپنی
محبوبہ سے ملاقات کے لئے شہز ادے نے طوفانی دریا میں گھوڑا ڈال دیا تو باپ کی محبت جو شکر آئی۔ اس
نے دریائے موسیٰ پر پل بنوا دیا کہ شہز ادہ اس پار جا کر بھاگمتی سے ملاقات کر سکے۔ تخت شاہی پر بیٹھنے
کے بعد محمد قلی قطب شاہ نے بھاگمتی کو حرم میں داخل کرکے 'قطب مشتری' کا خطاب دیا اور اس کے نام
پر ایک شہر بھاگ نگر بسایا۔ بعد کو اس کا خطاب حیدر محل اور اس شہر کا نام 'حیدر آباد' ہو گیا۔ وجہی نے
مثنوی میں اصل قصہ کو ذرا بدل کر بیان کیا ہے۔ خیال ہے کہ یہ تبدیلیاں خود بادشاہ کی فرمائش پر ہی کی گئی

مثنوی "قطب مشتری" نے شاعری کے میدان میں قابل رشک مقام حاصل کیا ہے اور کلاسیکی ادب میں بھی اس مثنوی کا شمار ہوتا ہے۔ سب سے پہلے مولوی عبدالحق نے اسے مرتب کیا۔ فنی اعتبار سے یہ مثنوی بلند درجہ رکھتی ہے۔ واقعات زنجیر کی کڑیوں کی طرح مربوط ہیں۔ زبان بھی بہت رواں ہے، فارسی الفاظ کا استعمال اس سلیقے سے ہوا ہے کہ وہ مقامی لفظوں میں گھل مل گئے ہیں۔ جذبات نگاری، منظر نگاری، منظر نگاری، معاشرت کی عکاسی اس مثنوی کی اہم خصوصیات ہیں۔ تشبیہات و استعارات کے برمحل استعمال نے اسے اعلیٰ درجے کا کارنامہ بنا دیا ہے۔ مثنوی کے قصے کے درمیان بہت سی غزلیں اور رباعیاں بھی پیش کی گئی ہیں۔ اعلیٰ درجے کا کارنامہ کا دیا ہے۔ مثنوی کے قصے کے جو قطب شاہ اور مشتری کے لیے لکھی گئی ہیں۔

اس مثنوی میں کل 12 کرداروں سے کام لیا گیا ہے۔ یہ سبھی کردار کسی نہ کسی سیارے کے نام ہیں۔مثنوی "قطب مشتری" میں شہزادے کا نام قطب ہے اور اسی مناسبت سے مشتری، زہرہ، عطارد، مریخ، مہتاب اور بہت سے نام ہیں جو کہ سیاروں کے نام ہیں۔اب اس مثنوی کا خلاصہ دیکھیے۔

ابر اہیم قطب شاہ کے ہاں کوئی بیٹا نہیں تھا۔ دعاؤں کے بعد ایک چاند سا بیٹا پیدا ہوا۔ جوان ہوا تو اس کے حسن اور بہادری کی دھوم مچ گئی۔ ایک رات خواب میں اس نے ایک پری رو شہزادی کو دیکھا اور ہزار جان سے خوابوں کی شہزادی پر عاشق ہو گیا۔ اب جو آنکھ کھلی تو عجب عالم تھا، سوائے رونے کے اسے کوئی چیز خوابوں کی شہزادی پر عاشق ہو گیا۔ اب جو آنکھ کھلی تو عجب عالم تھا، سوائے رہنے کے اسے کوئی تھی۔

بادشاہ کو معلوم ہوا تو وہ بہت پریشان ہوا۔ شہزادے کے لئے کرناٹک، گجرات، چین اور ایران کی دوشیزاؤں کو جمع کیا اور کہا کہ جو شہزادی اس شہزادے کا دل جیت لے اسے بہت سے انعام و اکرام سے نوازا جائے گا۔ لیکن شہزادہ پر کسی کا جادو نہ چلا۔ بادشاہ نے شہزادہ سے کرید کرید کرید کر پوچھا تو اس نے خواب کا واقعہ سنایا۔ اب تو بادشاہ کو اور فکر دامن گیر ہوئی۔ اس نے مشورہ کے لئے 'عطارد' کو طلب کیا۔ عطارد اپنے سنایا۔ اب تو بادشاہ کو اور ساری دنیا کا سفر کئے ہوئے تھا۔ بادشاہ کی بات سن کر اس نے کہا کہ اس وقت زمانے کا لاثانی مصور اور ساری دنیا کا سفر کئے ہوئے تھا۔ بادشاہ کی بات سن کر اس نے کہا کہ اس وقت دنیا کی حسین ترین دوشیزہ بنگالی کی ایک شہزادی "مشتری" ہے۔ اس کی ایک بہن 'زہرہ' بھی ہے۔ جو حضرت داؤد علیہ السلام سے زیادہ خوش الحان ہے۔

اس نے کہا کہ مشتری کی ایک تصویر بھی اس کے پاس ہے۔ تصویر لا کر بادشاہ کو دکھائی گئی۔ بادشاہ نے شہزادہ کو دکھائی، شہزادہ تصویر دیکھ کر پہچان گیا کہ یہی وہ خوابوں کی پری ہے جسے وہ خواب میں دیکھ شہزادہ کو دکھائی، شہزادہ تصویر دیکھ کر پہچان گیا کہ تھا۔

اب شہزادہ اور عطارد سوداگر بن کر سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔ کہیں پہاڑ جیسے اڑ دہوں سے مقابلہ ہوتا ہے کہیں عامل و عابد سے ملاقات ہوتی ہے اور کہیں بادشاہ مغرب کی بیٹی سے چلتے چلتے ایک ایسے مقام سے بھی گزرتے ہیں جہاں ایک 'راکشس' رہتا تھاشہزادہ اس کے قلعے کی طرف جاتا ہے تو وہاں اسے ایک آدم ذات ملتا ہے۔ وہ اسے بتاتا ہے کہ یہ راکشس جہاں بھی آدم زاد کو دیکھتا ہے پکڑ لیتا ہے۔اسے بھی اسی نے قید کر رکھا ہے اور وہ حلب کے بادشاہ 'سلطان خان' کے وزیر اعظم 'اسد خان' کا بیٹا ہے۔ 'مریخ خان' اس کا نام کر رکھا ہے اور وہ حلب کے بادشاہ 'سلطان خان کے وزیر اعظم 'اسد خان' کا بیٹا ہے۔ 'مریخ کی تلاش میں، جس کا نام ہے، خواب میں ایک پری رو کو دیکھ کر عاشق و دیوانہ ہو گیا ہے اور اسی پری رو کی تلاش میں، جس کا نام زہرہ ہے اور جو بنگالے کی شہزادی ہے، نکلا ہے۔ جو لوگ ساتھ تھے وہ دغا دے گے۔ اب میں اکیلا اس خرابے میں قید ہوں۔

پوچھنے پر محمد قلی نے بھی اپنا حال بیان کیا اور کہا کہ اب ہم دونوں دوست ہیں اور ان دو مچھلیوں کی طرح ہے جو ایک ہی جال میں پھنس گئی ہوں۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ سامنے سے راکشس آتا دکھائی دیتا ہے۔ شہزادہ آیت الکرسی کا حصار باندھتا ہے اور جنگ کرکے راکشس کو قتل کردیتا ہے۔

اب پھر یہ سفر پر روانہ ہوتے ہیں اور 'قلعہ گلستان' میں پہنچتے ہیں، جو پریوں کا علاقہ ہے۔ یہاں 'مہتاب پری' شہزادہ پر عاشق ہو جاتی ہے اور شہزادے کو محل میں ملاتی ہے۔ شہزادہ دوران ملاقات راکشس کو ہلاک کرنے کا واقعہ بیان کرتا ہے یہ سن کر مہتاب پری خوش ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ بھی آزاد ہو گئی ہے۔ اس پر محفل عیش کا حکم دیا جاتا ہے اور شراب کا دور چلتا ہے شہزادہ مہتاب پری کے ساتھ عیش و عشرت میں مشہور ہو جاتا ہے تو عطارد قطب شاہ سے بنگالے جانے کی اجازت طلب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ عشرت میں مشہور ہو جاتا ہے تو عطارد قطب شاہ سے بنگالے جانے کی اجازت طلب کرتا ہے کو وہاں بلوائے۔

عطارد بنگالے پہنچتا ہے اور شہزادی کے محل کے قریب ایک جگہ پر مصوری شروع کر دیتا ہے۔ اس کے کمال فن کی شہرت سارے ملک میں پھیل جاتی ہے اور مشتری اسے بلوا کر محل کو آراستہ کرنے کا حکم دیتی ہے۔عطارد دن رات لگ کر محل کو آراستہ کرتا ہے۔مشتری دیکھتی ہے تو دنگ رہ جاتی ہے۔اتنے میں اس کی نظر ایک تصویر پر پڑتی ہے جسے دیکھ کر مشتری دیوانی سی ہو جاتی ہے اور پوچھتی ہے کہ یہ اس کی نظر ایک تصویر پر پڑتی ہے جسے دیکھ کر مشتری دیوانی سی ہو جاتی ہے کس کی تصویر ہے؟

عطارد بتاتا ہے کہ یہ 'قطب شاہ' کی تصویر ہے لیکن ایک پری اس پر عاشق ہو گئی ہے۔ مشتری یہ بات سن کر رونے لگتی ہے، عطارد دیکھ کر کہتا ہے کہ وہ جلد اسے بلوا دے گا۔ اور شہزادے کو بلوانے کے لیے ایک آدمی بھیجتا ہے۔ جیسے ہی شہزادے کو اطلاع ملتی ہے وہ 'مہتاب پری' سے اجازت لے کر روانہ ہوجاتاہے اور مہتاب پری اسے بطور نشانی "ترنگ بادپا" گھوڑا دیتی ہے۔ شہزادہ بنگالہ پہنچ کر مشتری سے ملاقات کرتا ہے۔ شراب کا دور چلتا ہے اور دونوں اتنے مست ہو جاتے ہیں کہ عطارد کو کہنا پڑتا ہے کہ "شہزادے کرتا ہے۔ شراب کا دور چلتا ہے اور دونوں اتنے مست ہو جاتے ہیں کہ عطارد کو کہنا پڑتا ہے کہ "شہزادے کرتا ہے۔ شراب کا دور چلتا ہے اور دونوں اتنے مست ہو جاتے ہیں کہ عطارد کو کہنا پڑتا ہے کہ "شہزادے کرتا ہے۔ شراب کا دور چلتا ہے اور دونوں اتنے مست ہو جاتے ہیں کہ عطارد کو کہنا پڑتا ہے کہ "تیرا مال ہے تو اتادل نہ کر

شہزادہ قطب شاہ 'مریخ خان' کا حال بھی بیان کرتا ہے اور طے ہوتا ہے کہ زہرہ سے شادی کرکے بنگالہ کی بادشاہی مریخ خان کو دے دی جائے۔ اس کے بعد قطب شاہ مشتری کے ہمراہ دکن روانہ ہوتا ہے اور وہاں دونوں کی شادی دھوم دھام سے ہوتی ہے اور باپ قطب شاہ کو اپنی سلطنت دے دیتا ہے۔اور باقی کی زندگی عیش و عشرت سے گزارتے ہیں۔اس طرح یہ مثنوی ایک خوشگوار انجام کو پہنچ کر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

ڈاکٹر زرنگار یاسمین